نگاہ اولین

عدل وانصاف ہی امن وآشتی کا ضامن ہے

مدیر التحریر

آج روئے زمین پر عمر عزیز کے مستعار شب وروز گزارنے والا ہر فردِ بشر جس چیز کا سب سے زیادہ محتاج وطلبگار رہے وہ ہے: ''**امن وآشتی**''۔ حکمران ہوں کہ عوام، امیر ہوں کہ غریب، انسان کسی دین وملت کا پیروکار ہو یا ذاتی خواہشات ہی کی بندگی پہ مصر، بہرحال امن وسکون کا متلاشی اوراس کی ضرورت پر متفق ہے۔

لیکن یہ متاع بے بہا اورخزانہ گرانمایہ کہاں ہے، کس بھاؤ دستیاب ہے؟ ہر فریق سرگرداں ہے۔اس کے لیے پینٹاگون میں جرنیلوں کا اجلاس ہوتا ہے......ایوانہائے اقتدار میں خفیہ معلومات کے تبادلے ہوتے ہیں۔کہیں ڈرون' میزائل برساتے ہیں......اور کہیں بلیک واٹر' کرایے کے دہشت گردوں کو اسلحہ اور ڈالرایشو کرتے ہیں۔غرض بری، بحری اور فضائی راستوں سے گرم اور سرد جنگوں کے ذریعے''قیام امن کی کوششیں'' جاری ہیں۔لیکن...... ہر''ممکن ونا ممکن علاج'' کے باوجود''**مرض بڑھتا گیا جوں جوں دوا کی**'' کا منظر ہے:

﴿**ظهر الفساد في البر والبحر بما كسبت أيدي الناس ليذيقهم بعض الذي عملوا لعلهم يرجعون**۝﴾ [الروم/٤١]

''**انسان کیسے پُرامن رہ سکتا ہے؟**''اس سوال کا جواب تمام تر ناکام کوششوں کے باوجود اس رب کریم سے قبول کرنے پر کوئی سپر پاور، کوئی نیٹو اتحاد، کوئی مسلم حکمران تیار نہیں' جس نے مٹی سے ایک ڈھانچہ بنایا، پھر اس میں روح پھونکی، پھراس کے لیے نسل کا سلسلہ قائم فرمایا اورضرورت کی ہر چیز عطا فرمائی۔اس اللہ نے ہر دور میں، ہر نبی کے ذریعے''**عدل وانصاف**'' کا صاف وصریح حکم فرمایا ہے۔ قرآنِ مجید میں ارشاد الٰہی ہے:

﴿**إن الله يأمر بالعدل والإحسان وإيتآء ذي القربىٰ وينهىٰ عن الفحشآء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون**۝﴾[النحل/٩٠] ''بے شک اللہ تعالیٰ انصاف، حسن سلوک اوررشتہ داروں کے حقوق ادا کرنے کا حکم فرماتا ہے اور بے حیائی، برائی اورسرکشی سے منع فرماتا ہے۔وہ تمہیں وعظ فرماتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرلو۔''

عدل الٰہی: اللہ سبحانہ وتعالیٰ جس''عدل'' کا حکم دیتا ہے،اس کا نظام وضع کرنے کے مکلّف''بندے''

نہیں، ان کی ذمہ داری تو اسی نظام کو اپنے وجود پر، اپنے گھر میں، اپنے پڑوس اور محلے میں اور اپنے ملک میں نافذ کرنا ہے۔ پورا قانون رب ذوالجلال نے خود بلا شرکت غیرے نازل فرما کر قیامت تک اسے محفوظ رکھنے کی ذمہ داری بھی اٹھائی ہے۔﴿إنا نحن نزلنا الذكر و إنا له لحافظون ۝﴾[الحجر]

عدل الٰہی انسان کی جان، عزت اور مال کے دائمی تحفظ کا ضامن بھی ہے۔﴿ ولكم في القصاص حيوٰة ......﴾[البقرة/۱۷۹] اسی میں انسانی حقوق کی مکمل پاسداری ہے، یہی تحفظِ حقوقِ نسواں کا ضامن ہے، یہ حقوق اطفال کا علمبردار ہے...... بلکہ یہی نظام حیوانات اور حشرات الارض تک کے حقوق کا بھی محافظ ہے۔ ﴿لا يحطمنكم سليمان وجنوده و هم لا يشعرون ۝﴾[النمل/۱۸]

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے آئین کا آرٹیکل ''2(A)'' اللہ پاک کی حاکمیت نافذ کرنے کا تقاضا کرتا ہے۔ افسوس ہے کہ PPP کے لبرل ازم سے شہ پاکر MQM اور ANP نے اسے بالکل ختم کرنے کا باقاعدہ مطالبہ تک کر دیا۔ نام نہاد حقوق انسانی کے علمبردار بھی توہین رسالت کا ''**قانونی حق**'' مانگ رہے ہیں!!

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ مسلمان حکمران بھی اس نظام سے معذرت خواہ کیوں ہیں؟...... اس لیے کہ عدل الٰہی میں ''**میرٹ**'' کی پابندی ہے، یہاں شرف و منزلت میں ﴿إن أكرمكم عند الله أتقكم﴾ [الحجرات/۱۳] کا معیار ہے، جو اوباما کے لیے قابل قبول ہے نہ نتن یاہو اور ٹونی بلیر کے لیے قابل برداشت۔ خیر وہ تو کافر ہیں، لیکن ''**مسلمان**'' زرداری اور کرزئی بھی اس سے متنفر کیوں ہیں؟...... اس لیے کہ ''جمہوری اقدار'' کے مطابق جو لوگ عدالتی انصاف اور انسانی حقوق کے ''**سب سے زیادہ حقدار**'' ہیں، ان کے ساتھ رب کا نظام بڑی سختی، بلکہ ان کے بقول ''**غیر انسانی سلوک**'' کرتا ہے: ﴿والسارق والسارقة فاقطعوٓا أيديهما﴾ [المائدة/۳۸] ﴿كتب عليكم القصاص في القتلٰى﴾[البقرة/۱۷۸]، ﴿الزانية والزاني فاجلدوا ......﴾[النور/۲]، ﴿......فسادًا أن يقتلوٓا أو يصلبوٓا أو تقطع أيديهم و أرجلهم من خلاف......﴾[المائدة/۳۳]، ﴿وذروا ما بقي من الربوٓا ...... فإن لم تفعلوا فأذنوا بحرب ......﴾ [البقرة/۲۷۸-۲۷۹]

ان کی نگاہ میں ڈاکٹر عافیہ صدیقی ''حقوق نسواں'' کی مستحق ہے، نہ اس کے بچے ''حقوق اطفال'' کے۔ اسیرانِ گوانٹانامو کو حقوق انسانی...... بلکہ عام عدالتوں تک رسائی کا بھی ہرگز حق نہیں...... جبکہ دین فطرت مظلوم

کوظالم کے آگے سرنگوں دیکھنا پسند نہیں کرتا، اسے سینہ سپر دیکھنا چاہتا ہے: ﴿ أذن للذين يقاتلون بأنهم ظلموا ﴾[الحج/ ٣٩]، ﴿ و لمن انتصر بعد ظلمه فأولئك ما عليهم من سبيل ﴾ [الشورىٰ/ ٤١] ''من قتل دون ماله فهو شهيد''[متفق عليه]

یہاں تو لاکھوں انسانوں کے خون سے ہولی کھیلنے والا صدر امریکہ ''امن'' کا ''عالمی ایوارڈ یافتہ'' ہے۔

﴿و إذا قيل لهم لا تفسدوا فى الأرض قالوٓا إنما نحن مصلحون ۝﴾

[البقرة/ ١١]......اور کرپشن کے ڈھیروں مقدمات سے ڈر کر خود ساختہ جلاوطنی اختیار کرنے والی سیاستدان اپنے ہی ملک کی سلامتی، اہم ترین قومی ایشوز اور سنگین نوعیت کے بین الاقوامی امور میں دشمن ممالک کے لیے پسندیدہ بیانات داغتی پھرتی ہیں' تو بیرونی طاقتوں کے دباؤ میں آ کر سابق صدر NRO نافذ کر کے سیاسی اکھاڑے میں انہیں ''خوش آمدید'' کہتا ہے۔ اسی کا خمیازہ ہے کہ آج 17 کروڑ عوام کے خون پسینے کی کمائی پر 65 عدد وزراء گلچھڑے اڑاتے ہوئے ''جمہوریت کا راگ'' الاپ رہے ہیں!!

پاکستانی قوم کو مشکور ہونا چاہیے آزاد عدلیہ اور حزب اختلاف کا......جنہوں نے VIP کے لیے کرپشن کے اس ''کھلے لائسنس'' کو قانون بننے سے روکا، ورنہ کیا حال ہوتا لٹے پٹے ''پاکستان'' کا؟!

اب بھی ہمارے جمہوری قانون میں جناب صدر کو عدالتی کارروائی سے تحفظ حاصل ہے۔ حالانکہ آئین پاکستان اس ''**کافرانہ قانون**'' کو بھی کالعدم کرنے کا تقاضا کرتا ہے، کیونکہ اسلامی نظام عدل میں قاضی کے سامنے امیر المؤمنین اور ذمی کافر تک سب کو برابری حاصل ہے۔ تاریخ اسلام میں حسب ضابطہ خلیفہ کے خلاف صادر شدہ فیصلوں کی روشن مثالیں بھی دمک رہی ہیں۔ [دیکھئے: صفحہ 64]

امن کی تلاش: مہذب دنیا کے باسیو! اگر واقعی تم امن کے خواستگار ہوں تو ''ایمان'' کی راہ پر گامزن ہو جاؤ ﴿ امنوا كمآ امن الناس ﴾ لوگو! صدیق ؓ، فاروق ؓ، ذوالنورین ؓ اور حیدر کرار ؓ کی طرح ایمان لانے کا حکم ملے تو ﴿ أنؤمن كمآ امن السفهآء ﴾[البقرة/ ١٣] کا نعرہ نہ لگاؤ۔ اگر صحابہ ؓ کے نقش قدم پر چلو گے' تو نہ صرف امن و آشتی، بلکہ سگے بھائیوں کی طرح اخوت و ہمدردی سے یہ دنیا جنت نظیر بن جائے گی۔ ﴿......فألف بين قلوبكم فأصبحتم بنعمتهٖ إخوانا ﴾[آل عمران/ ١٠٣]

اسلام کیسے پھیلا؟ عصر حاضر میں صلیبی جنگ کے طالع آزماؤں کو کیا پتہ کہ دین اسلام صرف اپنے ''**عدل اور مساوات**'' کے بل بوتے پر ہی چار دانگ عالم میں پھیل گیا ہے۔ البتہ لوگوں پر ظلم وستم ڈھا کر محکوم بنانے والے حکمرانوں کے تخت واقعی ''**جہاد فی سبیل اللہ**'' کی برکت سے ڈانواں ڈول ہو گئے تھے، ہو رہے ہیں اور یہ سلسلہ جاری رہے گا۔ ان شاء اللہ

کافر دشمن اگر لڑائی سے باز آ کر امن کی طرف رجوع کرے تو اسلام اس کی پیشکش قبول کر کے سزا کو ظالم پر محدود کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ﴿**فإن انتهوا فلا عدوان إلا على الظلمين**۝﴾ [البقرۃ/ ۱۹۳] الغرض ان فتوحات اسلامیہ کو دعوت دینے والی اندرونی و بنیادی چیز خود ان ڈکٹیٹروں کا ظلم اور ''جس کا لاٹھی اس کی بھینس'' کا قانون تھا۔

مہذب دہشت گردوں کا دہرا معیار: آج کی مہذب اور تعلیم یافتہ دنیا میں پھر وہی راجہ داہر والا کالا قانون عروج پر ہے۔ دیکھتے نہیں قربانیاں پاکستان سے جبراً وصول کرتا ہے اور ایٹمی ری ایکٹروں سے بھارت کو نوازا جا رہا ہے۔ انتخابات میں ووٹ ''**فلسطین** اور **کشمیر**'' کے مظلوموں پر ٹسوے بہا کر لوٹے جاتے ہیں، حلف برداری کے روز سے ہی **اسرائیل** اور **انڈیا** کو ''**شکار**'' کا کھلا لائسنس دیا جاتا ہے!!

مخالفین کے ساتھ عدل اسلامی: اسلام اپنے ماننے والوں کو کسی بھی حال میں ایسے دہرے معیار اور ظالمانہ قوانین رائج کرنے کی اجازت نہیں دیتا۔ امن وسلامتی کا علمبردار اسلام اپنے ماننے والوں سے اللہ پاک کے ساتھ کفر کرنے والے دشمنوں سے بھی انصاف کرنے کا سختی سے تقاضا کرتا ہے: ﴿**ولا يجرمنكم شنان قوم أن صدوكم عن المسجد الحرام أن تعتدوا**﴾ [المائدۃ/ ۲]، ﴿**ولا يجرمنكم شنان قوم على ألا تعدلوا ۚ اعدلوا هو أقرب للتقوى**﴾ [المائدۃ/ ۸]

امن وسکون سے رہنے والے کافروں سے بھی رواداری اور انصاف سے پیش آنے کی تلقین کرتا ہے:

﴿**لا ينهكم الله عن الذين لم يقتلوكم في الدين ولم يخرجوكم من دياركم أن تبروهم وتقسطوا إليهم ۚ إن الله يحب المقسطين**۝﴾ [الممتحنۃ/ ۸]

اس کے مقابلے میں مال ودولت، اقتدار واختیار اور اثر ورسوخ کے زور پر عدالتی فیصلہ ویٹو کرنے اور

قیام امن وانصاف میں تعاون نہ کرنے والے مسلمان بھائی کے خلاف ہر ممکن اجتماعی کوشش، حتیٰ کہ مسلح حملے کی نوبت آئے تو اس اقدام سے بھی مغلوب کر کے قبولیت پر مجبور کرنے کا حکم دیتا ہے: ﴿ وإن طآئفتان من المؤمنين اقتتلوا فأصلحوا بينهما ۖ فإن بغت إحداهما على الأخرىٰ فقاتلوا التي تبغي حتىٰ تفيٓء إلىٰٓ أمر الله﴾ ایسے موقع پر یک طرفہ جذباتی کارروائی کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اِس لیے اُس مسلمان بھائی کے لیے خصوصی طور پر انصاف کا پروانہ جاری فرمایا: ﴿......فإن فآءت فأصلحوا بينهما بالعدل وأقسطوٓا ۖ إن الله يحب المقسطين ۝﴾ [الحجرات/ ۹]

دنیا میں رائج بین الاقوامی اور ریاستی دہشت گردیوں کے نتیجے میں جہاں بدامنی کا طوفان اٹھا ہے اور معیشت روبزوال ہے، وہاں جذبہ حریت نے بھی انگڑائی لی ہے۔ جزوی طور پر ہی سہی...... بعض غیوروں نے تو فرعونوں کی بندگی کا طوق پہننے سے انکار کردیا ہے۔ محتاط طریقے پر اصل دشمنوں پر جو حملے ہو رہے ہیں، ان کے پیچھے یقیناً ایمان باللہ اور توکل علی اللہ کی ''سپر پاور'' موجود ہے۔ اگر یہ تعداد میں بہت کم ہیں تو کیا ہوا، ان کی پشت پر کوئی حکومت نہیں ہے تو کیا پروا؟ ﴿ كم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة بإذن الله﴾ [البقرة/ ۲۳۹]

آج امت اسلامیہ کو دل چھوٹا نہیں کرنا چاہیے۔ ظلم کو انصاف کہنا، بین الاقوامی وریاستی دہشت گردیوں کو ''دہشت گردی کے خلاف جہاد'' قرار دینا اور یہ نصاب تعلیم میں ''روشن خیالی'' کی آمیزش، یہ میڈیا کی سرد جنگ...... یہ تمام اس دہشت گرد قوم کی اجل قریب ہونے کا اشارہ دے رہے ہیں:

﴿ لكل أمة أجل إذا جآء أجلهم فلا يستأخرون ساعة ولا يستقدمون ۝﴾ [یونس/ ۴۹]

''طالبان کی ایک قسم'' سے مذکرات کی پیشکش اور افغانستان سے ''نیٹو فوج کا انخلاء''، صلیبی حملوں کی عبرتناک شکست اور اسلامی عدل وانصاف کی فتح مبین کے شائستہ عنوانات ہیں۔ إن شاء الله:

شب گریزاں ہو گی آخر جلوہ خورشید سے
یہ چمن معمور ہو گا نغمہ توحید سے

❀❀❀❀❀